تاریخ طبری

تاریخ الامم والملوک

جلد دوم

حضور نبی کریم ﷺ سے لے کر خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک

تصنیف:

علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

تاریخ طبری

تاریخ الامم والملوک

جلد دوم

تصنیف: علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ

سیرت النبی ﷺ حصہ اول

ترجمہ: سید محمد ابراہیم (ایم اے) ندوی ◉ ترتیب و تبویب: شبیر حسین قریشی (ایم-اے)

تاریخ اسلام کے قدیم ترین اور مستند مؤرخ علامہ محمد بن جرید الطبری کی تاریخ الامم والملوک جس میں آنحضرت ﷺ کی سیرت مبارکہ کی تمام تفصیلات معتبر اور اصل راویوں تک مکمل سلسلۂ اسناد کے ذریعہ بیان کی گئی ہیں یہی وہ نایاب تاریخ ہے جو زمانہ قدیم سے لے کر عصر حاضر تک سیرت مبارکہ کی معتبر اور مستند مأخذ رہی ہے تاریخ اسلام کے تمام مؤرخین نے اسی سے خوشہ چینی کی ہے۔

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

تاریخ طبری تاریخ الامم والملوک

کے
اردو ترجمہ کے جملہ حقوق قانونی اشاعت وطباعت دائمی
تصحیح وترتیب وتبویب

چوھدری طارق اقبال گاھندری

مالک نفیس اکیڈمی۔ اُردو بازار کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب: ـــــــ تاریخ طبری تاریخ الامم والملوک
مصنف: ـــــــ علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری
ناشر: ـــــــ نفیس اکیڈمی اُردو بازار کراچی
طبع: ـــــــ جدید کمپیوٹر ایڈیشن اپریل ۲۰۰۴ء
ایڈیشن: ـــــــ آفسٹ

نفیس اکیڈمی
اُردو بازار کراچی

باب ۱۹

حجۃ الوداع ۱۰ھ

اس سال کے ماہ ذوالقعدہ کے شروع ہوتے ہی رسول اللہ ﷺ نے حج کی تیاری شروع کی اور تمام صحابہ کو آپؐ نے سفر کی تیاری کا حکم دیا۔ عائشہؓ ام المومنین سے مروی ہے کہ ذوالقعدہ کے ختم ہونے میں پانچ راتیں باقی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ حج کے لیے روانہ ہوئے اس وقت خود آپؐ اور تمام صحابہ کی زبان پر صرف حج کا ذکر تھا یہاں تک کہ آپؐ سرف پہنچے۔ آپؐ نے اپنے ہمراہ حج کے لیے ہدی بھی لی تھی اور دوسرے شرفاء کے ساتھ بھی ہدی تھی۔ آپؐ نے لوگوں کو حکم دیا کہ سوائے ان لوگوں کے جو ہدی ساتھ لائے ہیں اور لوگ عمرہ کر سکتے ہیں۔ میں اسی دن حائضہ ہوگئی۔ علیؓ میرے پاس آئے میں رو رہی تھی انہوں نے پوچھا کیا ہوا' شاید تم کو حیض آیا ہے۔ میں نے کہا ہاں! اور اچھا ہوتا کہ اس سال میں تم سب کے ساتھ حج کے لیے نہ جاتی۔ انھوں نے کہا یہ خیال نہ کرو بلکہ یہ بات زبان سے بھی مت کہو۔ طواف کے علاوہ تم اور تمام وہی مناسک حج ادا کر سکتی ہو جو دوسرے حاجی کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عمرہ:

رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے سوائے ان حضرات کے جو ہدی لائے تھے دوسروں نے عمرہ ادا کیا آپ کی بیویوں نے بھی عمرہ کیا۔ قربانی کے دن گائے کا گوشت مجھے بھیجا گیا میں نے کہا یہ کیا ہے مجھ سے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔ حصبہ (کنکریاں مارنے کا دن) کے دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے میرے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کے پاس بھیجا تاکہ میں تنعیم جا کر وہاں سے عمرے کے عوض میں جو میں نہیں کر سکی تھی عمرہ کر لوں۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا عمرہ:

ابن ابی نجیح سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علیؓ بن ابی طالب کو نجران بھیجا تھا وہ مکہ میں آ کر آپؐ سے ملے اور احرام باندھ چکے تھے علیؓ، فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انھوں نے دیکھا کہ فاطمہؓ نے احرام باندھ کر عمرے کی تیاری کی ہے۔ علیؓ نے ان سے پوچھا اے رسول کی صاحبزادی کیا کر رہی ہو۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عمرے کی اجازت دی ہے اور اس کے لیے ہم نے احرام باندھا ہے۔ فاطمہؓ سے مل کر علیؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اپنے واقعات سفر کو سنانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا جاؤ جا کر پہلے بیت اللہ کا طواف کرو اور پھر اپنے دوسرے اصحاب کی طرح احرام کھولو۔ علیؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے تو آپ کی طرح حج کی نیت کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا ہوا جاؤ اور عمرہ کر کے قیام کرو۔ علیؓ سے مروی ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ حج کی نیت کرتے وقت میں نے اللہ سے کہا تھا کہ خداوندا میں بھی اسی طرح حج کی نیت کرتا ہوں جس طرح کہ تیرے بندے اور رسولؐ نے کی ہے۔ آپؐ نے پوچھا تمہارے ساتھ ہدی ہے' میں نے کہا نہیں' تب آپؐ نے ان کو بھی اپنی ہدی میں شامل کر لیا اور وہ بدستور احرام سابق باندھے رہے' اور جب رسول اللہ ﷺ اور علیؓ دونوں حج سے فارغ ہو گئے تب رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں کی طرف سے ہدی کی قربانی کی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روانگی مکہ:

یزید بن طلحہ بن یزید بن اکانہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ملنے کے لیے جب علیؓ یمن سے مکہ آئے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے لیے بڑی عجلت کی' وہ اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو اپنی فوج میں اپنا نائب بنا کر چلے آئے۔ اس شخص نے یہ کیا کہ جو اعلیٰ درجے کے کپڑے جزیے میں وصول ہوئے تھے اور ساتھ تھے ان سب کو بھنڈار خانے سے نکلوا کر اپنی فوج کو پہنا دیے' جب یہ فوج مکہ کے قریب آئی علیؓ ان کو دیکھنے آئے' یہاں آ کر انہوں نے دیکھا کہ تمام فوج حلے پہنے ہوئے ہے۔ علیؓ نے اپنے نائب سے اس کے متعلق جواب طلب کیا' اس نے کہا کہ میں نے یہ حلے اس لیے ان کو پہنا دیے ہیں کہ جب یہ سب کے سامنے سے گزریں تو بھلے معلوم ہوں۔ علیؓ نے فرمایا یہ کوئی بات نہیں قبل اس کے کہ تم اس ہیئت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچو ان حلوں کو اتار دو' چنانچہ اس نے وہ تمام حلے فوج سے لے کر پھر توشہ خانے میں رکھوا دیے۔ یہ بات فوج کو ناگوار ہوئی اور انھوں نے اس طرز عمل کا شکوہ کیا۔ ابوسعید الخدریؓ سے مروی ہے کہ لوگوں نے علی کی شکایت کی۔ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ تقریر کرنے کھڑے ہوئے میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ ''اے لوگو! تم مجھ سے علی رضی اللہ عنہ کی شکایت نہ کرو۔ بخدا وہ بے شک اللہ کے لیے یا آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں بہت سخت ہیں''۔

رسول اللہ ﷺ کا خطبہ:

عبداللہ بن ابی نجیح سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حج کرنے تشریف لے گئے آپؐ نے سب کو مناسک اور سنن حج بتا دیئے پھر آپؐ نے سب کے سامنے اپنا وہ مشہور خطبہ دیا جس میں آپؐ نے اپنے مقصد کو صاف صاف لوگوں پر واضح کیا۔ آپؐ نے حمد وثناء کے بعد فرمایا اے لوگو! میری بات کو غور سے سن لو کیونکہ شاید اس سال کے بعد اس مقام پر پھر کبھی میری تم سے ملاقات نہ ہو۔ اے لوگو! قیامت تک کے لیے تمہارا خون اور تمہارا مال اسی طرح تم پر حرام ہے جس طرح کہ آج کے دن اور اس مہینے کی حرمت ہے تم اپنے رب سے ملو گے اور وہ تمہارے اعمال کی تم سے باز پرس کرے گا۔ میں نے اس کا پیام پہنچا دیا ہے' جس کے پاس کوئی امانت ہو اسے چاہیے کہ وہ امانت رکھوانے والے کو واپس کر دے۔ ہر قسم کا سود ساقط ہے۔ البتہ اصل رقم تمہاری ہے وہ تم کو ملنا چاہیے تا کہ نہ تم پر ظلم ہو اور نہ تم دوسروں پر ظلم کرو' اللہ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ سود قطعی ساقط ہے۔ عباسؓ بن عبدالمطلب کا تمام سود قطعی ساقط ہے۔ اسی طرح جاہلیت میں جتنے خون ہوئے ہیں وہ سب ساقط ہیں ان کا ہرگز انتقام نہ لیا جائے اور سب سے پہلے میں ابن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب کا خون معاف کرتا ہوں۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ یہ شیر خوار بچہ بنولیث کے یہاں پرورش پا رہا تھا بنوہذیل نے اسے قتل کر دیا۔ اس لیے سب سے پہلے جاہلیت کے خونوں میں سے اس بچے کے خون کی معافی سے ابتداء کرتا ہوں کہ وہ ساقط کیا جاتا ہے۔

اے لوگو! اب شیطان اس بات سے تو ہمیشہ کے لیے مایوس ہو چکا کہ اس تمہاری سرزمین میں خدائے واحد کے سوا کسی اور کی پرستش کی جائے البتہ اس کے سوا تمہارے جو اور اعمال ہیں جن کو تم معمولی درجے کا سمجھتے ہو ان کے متعلق وہ اس بات سے مطمئن ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے گی' اس لیے اپنے دین کی حفاظت کے لیے شیطان سے ڈرتے رہو۔ اے لوگو! مہلت کفر میں ایک اور اضافہ ہے اس سے صرف کافر گمراہ ہوتے ہیں ایک سال اسے حلال کر لیتے ہیں ایک سال حرام کر لیتے ہیں تا کہ اللہ نے جو زمانہ حرام قرار دیا ہے اس کی خلاف ورزی کی جائے اس لیے جو زمانہ اللہ نے حرام کیا ہے اسے وہ حلال کرتے ہیں اور جو زمانہ جنگ کے لیے

جائز قرار دیا ہے اسے حرام قرار دیں' جس روز کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے زمانہ برابر گردش میں ہے جس روز کہ اللہ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے اسی دن اس نے اپنی کتاب میں بارہ مہینے مقرر کیے ہیں ان میں چار حرام ہیں تین تو مسلسل اور چوتھا رجب مضر جو جمادی اور شعبان کے درمیان آتا ہے۔

اما بعد! اے لوگو! تمہاری بیویوں پر تمہارا حق ہے اور تم پر ان کا حق ہے' ان پر تمہارا یہ حق ہے کہ تمہاری مرضی کے خلاف تمہارے گھر کوئی غیر نہ آئے اور ان پر یہ فرض ہے کہ وہ کوئی بدکاری نہ کریں' اگر وہ ایسا کریں تو اللہ نے تم کو اجازت دی ہے کہ تم ان کو ان کی خواب گاہوں میں چھوڑ دو اور ان سے کوئی واسطہ نہ رکھو اور معمولی مار مارو اگر اس سزا سے وہ باز آ جائیں تو تم فراخ دلی کے ساتھ ان کو نان ونفقہ دو اور ہمیشہ ایک دوسرے کو عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی نصیحت کرتے رہو وہ تمہاری دست نگر ہیں۔ خود اپنا کچھ نہیں رکھتیں اور تم نے ان کو اللہ کی امانت کے ساتھ اپنے نکاح میں لیا ہے اور اللہ کے کلمے کے ساتھ ان کی فروج کو حلال کیا ہے اے لوگو! اچھی طرح میری باتوں کو سمجھ لو اور غور سے سن لو' میں نے اللہ کا پیام پہنچا دیا ہے اور تم میں وہ چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر اس پر عمل کرتے رہو گے تو کبھی راہِ راست سے نہ بھٹکو گے اور وہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہے۔ اے لوگو! میری بات کو اچھی طرح سن لو' میں نے اللہ کا پیام پہنچا دیا' اچھی طرح سمجھ لو کہ ہر مسلمان' مسلمان کا بھائی ہے اور تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ کسی شخص کے لیے اپنے بھائی کی چیز زبردستی لینا جائز نہیں سوائے اس کے کہ جو وہ اپنی مرضی سے دے۔ اپنے اوپر ظلم نہ کرنا۔ اے اللہ! کیا میں نے تیرا پیام پوری طرح پہنچا دیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ آپؐ کے اس قول پر تمام مسلمانوں نے کہا بے شک آپؐ نے اللہ کا پیام پہنچا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خداوندا تو شاہد رہ۔

حج الاکبر:

عباد سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ عرفہ پر کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے ربیعہ بن امیہ بن خلف آپؐ کے جملوں کو بلند آواز سے سب کو سنانے کے لیے دہراتے جاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ربیعہؓ سے کہتے کہ کہہ دو' اے لوگو! رسول اللہ ﷺ پوچھتے ہیں تم جانتے ہو کہ یہ کون سا مہینہ ہے' تمام حاضرین کہتے یہ ماہ مقدس ہے' رسول اللہ ﷺ ربیعہؓ سے کہتے کہہ دو کہ اللہ نے قیامت تک کے لیے تم پر تمہاری جان اور مال اسی طرح حرام کر دیا جس طرح کہ یہ مہینہ حرام ہے۔ پھر آپؐ نے ربیعہؓ سے کہا کہہ دو کہ رسول اللہ ﷺ کہتے ہیں اے لوگو! جانتے ہو کہ یہ کون سا شہر ہے' وہ اس جملے کو بلند آواز سے کہتے' اس کے جواب میں تمام حاضرین کہتے یہ شہر مقدس (بلد الحرام) ہے۔ رسول اللہ ﷺ ربیعہؓ سے کہتے کہہ دو کہ اللہ نے تم پر تمہاری جان اور مال کو قیامت تک کے لیے اسی طرح حرام کر دیا ہے جس طرح کہ یہ شہر حرام ہے پھر آپؐ نے ربیعہ سے فرمایا کہو کہ اے لوگو! جانتے ہو کہ آج کون سا دن ہے' سب نے کہا آج حج الاکبر کا دن ہے۔ آپؐ نے ربیعہؓ سے فرمایا کہہ دو کہ اللہ نے تمہاری جان اور مال کو قیامت تک کے لیے تم پر اسی طرح حرام کر دیا ہے جس طرح کہ آج کا دن متبرک اور حرام ہے۔

تعلیمی حج:

عبداللہ بن ابی نجیح سے مروی ہے کہ عرفہ میں ٹھہر کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ مقام اس پہاڑ کا جس پر یہ واقع ہے موقف ہے اور تمام عرفہ موقف ہے۔ اسی طرح آپؐ نے مزدلفہ کی صبح کو قزح پر قیام کر کے فرمایا یہ موقف ہے اور تمام مزدلفہ موقف ہے۔ اسی

طرح جب آپؐ نے قربان گاہ میں قربانی کی فرمایا یہ قربان گاہ ہے اور تمام منیٰ قربان گاہ ہے۔ آپؐ نے حج پورا کیا تمام مسلمانوں کو سب مناسک حج بتا دیے اور حج کے موقعے پر مواقف رمی جمار اور بیت اللہ کے طواف میں جو فرائض ہیں وہ بتائے نیز حج میں جن باتوں کو حلال کیا گیا ہے اور جن باتوں کو حرام کیا گیا ہے وہ بتا دیں اس طرح یہ حج نہ صرف آخری حج ہوا بلکہ تعلیمی حج بھی تھا کیونکہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو حج کا موقع نہیں مل سکا۔

غزوات رسول اللہ ﷺ:

ابوجعفر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چھبیس غزوات میں خود شرکت فرمائی ہے بعض اصحاب نے کہا ہے کہ آپؐ نے ستائیس غزوات میں خود شرکت کی ہے۔ جن لوگوں نے آپؐ کے غزوات کی تعداد چھبیس بیان کی ہے انہوں نے غزوۂ خیبر اور وہاں سے جو آپؐ مدینہ واپس آئے بغیر غزوۂ وادی القریٰ کے لیے گئے تھے ایک غزوۂ قرار دیا ہے کیونکہ وہ ایک ہی سلسلے میں ہوئے اس لیے آپؐ اپنے مقام پر واپس آئے بغیر خیبر ہی سے وادی القریٰ چلے گئے اور جو لوگ آپ کے غزوات کی تعداد ستائیس کہتے ہیں وہ ان دونوں واقعوں کو علیحدہ علیحدہ ایک غزوہ سمجھتے ہیں۔

عبداللہ بن ابی بکرؓ سے مروی ہے کہ کل چھبیس غزوات ایسے ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ نے بذات خود شرکت فرمائی ہے پہلا غزوہ جس میں آپؐ نے شرکت کی وہ غزوۂ ودان ہے اور یہی غزوۃ الابواء ہے' اس کے بعد غزوۂ بواط ہے جو کوہ رضویٰ کی سمت میں پیش آیا۔ پھر غزوۃ العشیرہ ہے جو ینبوع کے شکم میں وقوع پذیر ہوا۔ اس کے بعد بدر کا پہلا غزوہ ہے جس میں آپ کرز بن جابر کے تعاقب میں گئے تھے۔ اس کے بعد بدر کا وہ غزوہ ہوا جس میں قریش کے عمائد اور اشراف مارے گئے اور اسیر کیے گئے۔ اس کے بعد بنوسلیم کا غزوہ ہوا جس میں آپؐ الکدر تک پہنچے تھے جو بنوسلیم کا ایک چشمہ ہے۔ اس کے بعد بنو غزوۃ السویق ہوا جس میں آپؐ ابوسفیان کے تعاقب میں قرقرۃ الکدر تک پہنچے تھے۔ اس کے بعد غزوہ غطفان ہوا جس میں آپؐ نے نجد کی طرف یورش کی تھی اور اسی کو غزوہ ذی امر بھی کہتے ہیں۔ اس کے بعد غزوۂ نجران ہے یہ فرع کے اوپر حجاز میں ایک کان ہے اس کے بعد احد کا غزوہ ہوا۔ اس کے بعد حمراء الاسد کا غزوہ ہوا۔ اس کے بعد بنوالنضیر کا غزوہ ہوا۔ اس کے بعد نخلستان میں ذات الرقاع کا غزوہ ہوا۔ اس کے بعد بدر کا دوسرا غزوہ ہوا۔ اس کے بعد غزوہ دومۃ الجندل ہوا اس کے بعد غزوہ خندق ہوا۔ اس کے بعد بنوقریظہ کا غزوہ ہوا۔ اس کے بعد خزاعہ کے بنوالمصطلق سے غزوہ ہوا۔ اس کے بعد غزوۂ حدیبیہ ہوا۔ اس میں آپ کا ارادہ لڑائی کا نہ تھا اور مشرکین نے آپ کو مکہ جانے سے روک دیا۔ اس کے بعد غزوہ خیبر ہوا۔ اس کے بعد آپ عمرہ کی قضاء کے لیے مکہ گئے۔ اس کے بعد فتح مکہ کا غزوہ ہوا۔ اس کے بعد غزوہ حنین۔ اس کے بعد غزوہ طائف۔ اس کے بعد غزوۂ تبوک ہوا۔ ان غزوات میں سے غزوات بدر' احد' خندق' قریظہ' مصطلق' خیبر' فتح' حنین اور طائف ایسے ہوئے کہ ان میں خود رسول اللہ ﷺ نے لڑائی میں حصہ لیا۔

محمد بن عمر کو ابوحتمہ سے جو روایت پہنچی ہے وہ مذکورہ بالا بیان کے مطابق ہے مگر خود وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مغازی بالاتفاق معروف ہیں۔ ان میں کسی کا اختلاف نہیں ہے ان کی تعداد ستائیس ہے صرف وقت کی تقدیم و تاخیر میں اختلاف ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنی مرتبہ غزوات میں شرکت فرمائی' انھوں نے کہا ستائیس مرتبہ۔ اس کے بعد ان سے پوچھا گیا کہ تم نے کتنی مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شرکت کی۔ انھوں نے کہا اکیس غزوات میں۔